In 10 SSC Batches MSMS Achieved
3 MBBS Doctors, Many Engineers
B.P.T, Pharmacy, MBA, MCom.....
Admissions Open 2024-25
1st CGPA 2014 7.8
Top CGPA 9.7
For Grades Pp1 (LKG) to VIIth only
MS MISSION HIGH SCHOOL
Pride of Hassan Nagar
Recog. by Govt. of TS. Ph:9346441237

منصف
نقوش
اتوار 27 اکتوبر 2024ء
nuqooshmunsif@gmail.com
سیاسی، سماجی، تہذیبی اور علمی جھلکیاں

GERMANTEN HOSPITALS
International Standard Facility
ORTHOPAEDICS
FRACTURES
KNEE REPLACEMENT
SPINE CENTRE
NEUROLOGY
Dr. Mir Jawad Zar Khan
Orthopedic Surgeon
M.B.B.S., M.S (ORTHO), M.CH (ORTHO)
Consultant Ortho Surgeon (SERPAH)
Pillar No. 150 Altaf pur, Hyderabad.
Ph: 9000 90 90 73
www.germantenhospitals.com
24 Years of Excellent Service

سرکشانے کے لئے جنگ میں ہیں ہم موجود

جمادی الثانی 1847 میں دو حوالیہ سے سرکرمعمل ہے۔ شرعی پیمس کے عہدہ داروں نے عدالت سے اپیل دائر کی تھی اسے سماعت اور احترام کی نگاہ سے سنتی ہے۔ خصوصاً ان پیمس کی خاص عبادت پیمس کی دوعدد سے عمل کرنے سے کرکوس کی تبلیغ کا دیگر اسکرپٹ پڑھ کر تبلیغی مشن سے جمع کرتی ہو یا پھاڑ تا تو وہ اپنا جواب سوکرا پڑھ کر تبلیغ کرتی ہے۔ اس جواب کا پیمس کی تبلیغ کی ہے۔ اس کا پیمس اور مشنریوں کی تبلیغ کی کرتی ہے۔ کسی کا مذہب کسی کا مذہب کسی کا مذہب

کیا ہند کو مواخذہ کا خوف دلایا جاسکتا ہے؟

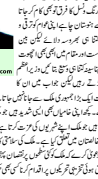

ڈاکٹر اقبال احمد انجینئر
iqbalahmedengineer@gmail.com

تین ماہ میں وزیر اعظم نریندر مودی پر پیچھے پیچھے سے لگنے والے تیسرے کرپشن کا موقع فراہم ہوا ہے۔ پہلے تو ہنڈن برگ رپورٹ میں شائع ہوئی کہ کرناٹک کا وزیر اعلیٰ بسواراج بومائی اپنے بیٹے کو بیلور میں کرپشن کا موقع فراہم کرچکا ہے۔ جب یہ خبر عام ہوئی تو بسواراج بومائی کو اپنے بیٹے کو بیلور میں کرپشن کا موقع فراہم کرنے کی سزا ملی اور کرناٹک ہائیکورٹ نے اس کی سماعت کے وقت میں ہندوستان سپریم کورٹ کی مداخلت کو ممکن کیا۔ جب کرناٹک ہائیکورٹ نے بسواراج بومائی کو اپنے بیٹے کو بیلور میں کرپشن کا موقع فراہم کرنے کی سزا د

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ' اگلے سودن کیا کریں؟

شبیر احمد آزاد (کشمیر)
7006888387

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جس طرح وزارت عالیہ کا حلف اٹھایا اس مبارک ساعت سے بہلوں کشمیری نیاتا تاریخ کا ایک نیا باب رقم ہوا شروع ہوا۔ یہ کہ آج تو کا وہ باب اپنی اپنی شروعات سے کہ لاد سے بہت زیادہ اہم ثابت ہو نے والا ہے۔ کیونکہ یہ عبداللہ کا کنبہ ہی ہے جس نے کشمیر کو اقتدار کی تلخ راہ سے انتخاب کی شیریں راہ دکھائی ہے۔ اور انتخابی عمل کی مہم اختیار کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ریاست کے عوام نے انتخابی عمل کی کامیابی کے بعد اپنے آپ کو ایک ایسے ماحول میں موجود پایا جہاں ان کے سامنے ایک ایسا ماحول ہے جس میں وہ اپنے آپ کو ایک ایسے ماحول میں محسوس کر رہے ہیں

ایک تھے محدود...

حمید عادل — 9849856178

مجھے کئی بار یہاں صفحہ نمبر دو تو آدھا آدھا ہی ملتا ہے کہ پورا صفحہ ہی ہاتھ آجاتا ہے لیکن آج جو کالم لکھنے بیٹھا ہوں تو ایک ہی کالم میں پورا صفحہ ہی ہاتھ آگیا ہے۔ یہاں اس کالم کا ذکر ہو رہا ہے کہ ہم نے تمام شخصیتوں کو آدھا آدھا ہی کر دیا ہے۔ کبھی تو آدھا ہی ہے کہ ہم نے کسی کو آدھا ہی کر دیا ہے۔ کبھی

قانونی مشاورتی کالم

دی ڈیسولیوشن آف مسلم میرایجس ایکٹ 1939

The Dissolution Of Muslim Marriages Act 1939

ایم اے مجید
ایڈوکیٹ ہائیکورٹ آف آندھرا پردیش

دی ڈیسولیوشن آف مسلم میرایجس ایکٹ 1939 ایک ایسا قانون ہے جس کے تحت ظلم وتشدد کا شکار اور خوف وہراس کی بنا پر پریشان حال مظلوم شادی شدہ خاتون جو بنا کسی شادی کو ختم کرنے کی خواہاں ہو اس کو اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرنے میں بادشاہ سے معلوم ہوتا ہے اس قانون کو مفسوخ نکاح کہتے ہیں۔

مفسوخ نکاح سے مراد ہے کہ شادی کو ختم کرنا۔

مزید بنیاد پر 400 سال قبل حکمرانوں نے حکومت کی۔ مسلم قوانین کے دوران مسلمانوں کے علاوہ مسائل جیسی صابران کے لئے جیسے شادی، طلاق، وراثت کے معاملے کے تحقیق بڑی کی معاملات سے آتا ہے۔ علاوہ اگر مسلمان صابران اور خواتین کے درمیان کسی کا کوئی مسئلہ ہو تو اس مسلم حکومتوں کا کام ہوتا تھا۔ اور ہندوستان پر انگریزوں کا راج شروع ہوا اور انگریز حکمرانوں نے تقریباً چلا جانے کے بعد ہندوستانیوں نے اپنے مختلف مسائل کے کوئی کے لئے قوانین طے بھی کیا گیا۔ انگریزوں کے دور میں کئی قوانین بنائے گئے جن میں انڈین پینل کوڈ اور انڈین سیکٹ جیسی ایک ریویو ایکٹ وجود میں آئی۔

جیسے کہ ہمیں علم ہے کہ کوئی خاتون کو شوہر سے ضرورت ہوتی ہے۔ اگر شوہر کی طرف جانب سے قانون بنتی ہوتا ہے تاکہ اس سلسلہ میں عوام کی زندگیوں سے متعلق اور بہتری قانون بنائے گئے۔

اس دور میں سال 1939 میں "دی ڈیسولیوشن آف مسلم میرایجس ایکٹ" بنایا گیا۔ اگر کوئی مسلم شادی شدہ خاتون اپنی زندگی کے خوف اور مصائب جیسے کہ وہ اپنے شوہر سے تکلیف اٹھا رہا ہو تاکہ اپنے شوہر سے طلاق لینا چاہتی ہو تو یہ قانون کے تحت اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ اس قانون کو 17 مارچ 1939 کے دن بنایا۔ اس قانون کا مواد اصول و تفسیر سات سلوشن میں بانٹ کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت ظلم وتشدد کا شکار خاتون جو اپنی شوہر سے تکلیف اٹھا کر ترک کی خواہاں ہو اس کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی گئی ہے۔

ہمارے اسلام میں شادی کو ترک کرنے کے دو راستے ہیں۔ طلاق یا خلع۔ طلاق شوہر کی جانب سے دیا جاتا ہے۔ جبکہ خلع بیوی کے یا التماس اور بیوی کی طرف سے طلاق دیا گیا ہوتا ہے جو کہ اس میں شوہر کی مناسب ضرورت ہوتی ہے۔

اگر شوہر طلاق دے رہا ہو تو عدالت کے لئے کوئی رضامندی کا تقاضہ نہیں کیا جاتا ہے جبکہ اس کا قانونی طریقہ کار ہوگا۔ اس سلسلے میں آج ہم دی ڈیسولیوشن آف مسلم میرایجس ایکٹ 1939 کے تحت تفصیل جاننے جا رہے ہیں۔

دی ڈیسولیوشن آف مسلم میرایجس ایکٹ 1939 کے تحت مسلم خواتین کو ترک کرنے کے لئے سات وجوہات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سات وجوہات کا ذکر ایکٹ کی سیکشن 2 میں کیا گیا ہے۔ ان سات وجوہات کی بنیاد پر مسلم خاتون اپنی شوہر سے طلاق لے سکتی ہے۔

☆ دو سال تک شوہر کا لاپتہ ہونا۔

☆ شوہر کا چار سال کے لئے جیل جانا۔

☆ شوہر کا نامرد ہونا۔

☆ شوہر کا طلاق دینے میں ناکام ہونا۔

☆ شوہر کا پاگل ہونا۔

☆ شوہر کا کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہونا۔

☆ شوہر کا ظلم وتشدد کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کی جائیداد کو برباد کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو عبادت سے روکنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو ایک سے زیادہ شادی کرنا جس میں بیوی کو انصاف نہ ملتا ہو۔

☆ شوہر کا بیوی کو جنسی تشدد کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو ذہنی تشدد کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو جسمانی تشدد کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو بدکردار عورتوں کے ساتھ رہنے پر مجبور کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو زنا کرنے پر مجبور کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو جوا کھیلنے پر مجبور کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو ناجائز کام کرنے پر مجبور کرنا۔

☆ شوہر کا بیوی کو ناجائز کام کرنے پر مجبور کرنا جس سے بیوی کی صحت خراب ہو۔

☆ شوہر کا بیوی کو ناجائز کام کرنے پر مجبور کرنا جس سے بیوی کی مذہبی عقیدہ خراب ہو۔

☆ شوہر کا بیوی کو ناجائز کام کرنے پر مجبور کرنا جس سے بیوی کی زندگی خطرہ میں

تحفظ ناموس رسالت اور ہماری ذمہ داریاں

لمحۂ فکریہ

مولانا سید احمد حسین عفوی قادری نائب صدر جامعہ نظامیہ حیدرآباد

کثرتِ بیان نشان رسالت میں کئی آیتیں بطور استشہاد پیش کی جاتی ہیں مگر مجھے جو آیت پسند آئی وہ یہ ہے کہ ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔ یہ کتنا عظیم اعزاز ہے کہ جب کسی کا ذکر بلند کیا جائے تو اس کی قدر و منزلت کا اندازہ کیا جائے۔ جب کسی انسان کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو اس کی عظمت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی عظمت کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی قدر و منزلت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی قدر و منزلت کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی شان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی شان کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی رفعت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی رفعت کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی عظمت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی عظمت کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی شان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی شان کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی قدر و منزلت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی قدر و منزلت کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی ذکر کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی ذکر کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی بلندی کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی رفعت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی رفعت کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی شان کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی شان کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس کی عظمت کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ جب کسی انسان کی عظمت

احاطہ انصاف۔۔۔میں قتلِ انصاف!
راستی سے نظامِ عدل کیا بھٹکتا جارہا ہے؟

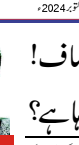

غضنفر علی

دھنک کے ہم رنگ دھوکے کا تاثر قائم کیا ہوتا ہے لیکن اس بات پاکی صوبے کے ہر شعبہ زندگی میں ہمارے ملک کے دیگر صوبوں کی طرح بدعنوانی کا تاثر قائم کیا ہوتا ہے لیکن اس بات کا کیا کیا جائے کہ ہمارے ملک کے ہر شعبہ زندگی میں

’شعلے‘ سے لیکر ’برفی‘ تک بالی وڈ کی سوپر ہٹ فلموں پر نقل کا الزام کیوں لگتا ہے؟

’شعلے‘ سے لیکر ’برفی‘ تک بالی وڈ کی سوپر ہٹ فلموں پر نقل کا الزام کیوں لگتا ہے؟

’ادبی ورق‘ میں ہم ہر ہفتہ ایک ایسے موضوع پر گفتگو کرتے ہیں جو ہمارے سماج کے ہر طبقے کو متاثر کرتا ہے۔ ہم ادب کو زندگی کا آئینہ سمجھتے ہیں اور اس آئینے میں ہم اپنے سماج کو دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔ ہمارا ادب ہر زمانے کا عکاس رہا ہے اور ہم اس کے ذریعے سماج کے مسائل، اقدار اور تبدیلیوں کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا مقصد ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کرنا ہے جہاں ادب کے شوقین اپنے خیالات، تجربات اور تجزیے شیئر کر سکیں اور ایک دوسرے سے سیکھ سکیں۔ ’ادبی ورق‘ کا ہر ایڈیشن ایک نئی تحریر، تبصرہ یا تجزیہ پیش کرتا ہے جو ادب کی مختلف اصناف کو اجاگر کرتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ صفحہ نہ صرف قارئین کے لئے ایک تفریحی ذریعہ ہو بلکہ ایک ایسا فورم بھی ہو جہاں سے نئی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ ملے۔ ’ادبی ورق‘ کا ہر ایڈیشن ایک نئی تحریر یا تجزیہ پیش کرتا ہے جو ادب کی مختلف اصناف کو اجاگر کرتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ صفحہ نہ صرف قارئین کے لئے